عابد مسعود ڈوگر

سوڈان...... جان گیرنگ کی موت کے بعد

گزشتہ دنوں رواں مہینے کی ابتدا میں جنوبی سوڈان سے تعلق رکھنے والے مشہور مسیحی رہنما مسٹر جان گیرنگ آنجہانی ہوگئے۔ ان کی حادثاتی موت نے تقریباً سوڈان کو ہلا کر رکھ دیا۔ ان کی ہلاکت ہیلی کوپڑ کے ذریعے ایک فضائی حادثے میں ہوئی۔ جان گیرنگ نے جنوری ۲۰۰۵ء میں طویل خانہ جنگی اور صبر آزما سفارتی کوششوں کے بعد ایک تاریخی معاہدے پر دستخط کیے تھے جس سے ملک میں اکیس سال سے جاری خانہ جنگی ختم ہوگئی تھی اور اپنی وفات سے صرف تین ہفتے پہلے انہوں نے سوڈان کے اوّل نائب صدر کا عہدہ سنبھالا تھا۔ خرطوم پہنچنے پر اس وقت ان کا تاریخی استقبال کیا گیا تھا اور سوڈان کے باسیوں نے جی بھر کر خوشیاں منائی تھیں کہ اب امن ہوجائے گا۔ مگر مسٹر جان گیرنگ کی اس حادثاتی موت نے گزشتہ دنوں پھر سوڈان کو فسادات کی لپیٹ میں دے دیا۔ ایک مرتبہ پھر جنوبی سوڈان میں عرصہ دراز سے مقیم عرب باشندوں کو ملک کے شمالی حصوں کی طرف دوبارہ ہجرت کرنا پڑی۔ خود خرطوم میں فسادات سے تقریباً تین سو افراد مارے گئے۔ یہ افراد گولی لگنے یا ڈنڈوں سے پیٹے جانے سے ہلاک ہوئے تھے۔ پورے سوڈان میں جو کچھ ہوا' وہ اس کے علاوہ ہے۔ تقریباً ایک ہفتے کی بدامنی کے بعد اب سوڈان میں قدرے سکون ہے۔ جان گیرنگ کو ہفتے کے روز چھ اگست جنوبی شہر ''جوبا'' میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ صدر عمر البشیر سمیت سوڈان کے تقریباً تمام اہم رہنماؤں نے جان گیرنگ کی آخری رسومات میں شرکت کی۔ مسٹر جان گیرنگ کی جگہ ان کی جماعت کے نئے سربراہ مسٹر سالوا کیر نے لی۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ سوڈان کے اوّل نائب صدر بھی مسٹر سالوا کیر ہی ہوں گے۔ انہوں نے صدر عمر البشیر کے ساتھ مل کر جان گیرنگ کی حادثاتی موت کی مشترکہ تحقیقات کرانے کا اعلان کیا ہے اور امید کی جارہی ہے کہ آنے والے دن اب سوڈان کے لیے اچھے ہوں گے۔ سوڈان کے جنوبی حصوں میں پائی جانے والی شورش برسوں سے جاری عالمی استعمار کی طرف سے خفیہ شرارت کا نتیجہ ہے کیونکہ سوڈان کا جنوبی حصہ خصوصی طور پر ایک لمبے عرصے تک امن وامان کا محور رہا۔ ''صدر جعفر نمری'' کے طویل دورِ حکومت میں بھی عالمی میڈیا پر کبھی بھی اس حصے کے متعلق کوئی خبر سننے کو نہیں ملی۔ ۱۹۷۳ء سے ۱۹۸۲ء تک طویل دورِ حکومت میں سوڈان میں بڑے بڑے منصوبے مکمل کیے گئے۔ جو زیادہ تر جنوبی سوڈان پر محیط تھے۔ ان میں سرفہرست ''نہر سوود'' کے علاقے میں جو وادیٔ نیل کا اعلیٰ حصہ کہلاتا ہے' میں نہر ''جونجلی'' کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یہ نہر دریائے نیل سے نکالی گئی ہے۔ اس کی وجہ سے سوڈان کا ہزاروں میل کا علاقہ سرسبز وشاداب ہوگیا۔ مصر میں بہنے والا دریائے نیل سوڈان کے راستے سمندر میں گرتا ہے۔ اس پانی کو نہر کے ذریعے کنٹرول کر کے سوڈان نے اپنی زراعت میں انقلاب برپا کردیا۔

اس وقت زراعت کے شعبے میں ترقی کا یہ عالم ہے کہ سوڈان کو کسی قسم کی زرعی اجناس باہر سے نہیں منگوانا پڑتیں۔ اس کے علاوہ مغربی اور جنوبی سوڈان میں دریافت ہونے والا تیل ملکی معیشت کو دھیرے دھیرے سنبھالا دے رہا ہے۔ سوڈان کے بعض علاقوں سے آنے والی قحط سے متعلق خبریں اکثر اخبارات میں چھپتی ہیں۔ اس کی اصل وجہ اجناس کی کمی نہیں بلکہ ملک کے اندر ہونے والی خانہ جنگی، زرعی پیداوار کے راستے میں اصل رکاوٹ تھی۔

۱۹۸۳ء میں سوڈان کے جنوبی علاقے میں اچانک بغاوت کی تحریک شروع کردی گئی۔ اس تحریک کا روح و رواں جان گیرنگ ہی تھا جس نے ''پیپلز آرمی فار فریڈم'' نامی تنظیم بنا رکھی تھی۔ اس تنظیم نے مغرب کے سامنے اپنے مقاصد بیان کرتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ ''ہماری جدوجہد کا مقصد سوڈان کو عربوں کی غلامی سے نجات دلانا ہے۔ جو اقلیت میں ہوتے ہوئے ملک کی اکثریت اور ثروت پر مسلط ہیں''۔ عیسائی اقلیت کا یہ دعویٰ انتہائی مضحکہ خیز تھا۔ کیونکہ اس حقیقت سے ایک دنیا واقف ہے کہ سوڈان کی اکثریت ان مقامی مسلمان باشندوں پر مشتمل ہے جنہوں نے اس علاقے میں اسلام آنے کے بعد اس دین کو قبول کرلیا تھا۔ اس لیے یہ دعویٰ انتہائی بے بنیاد تھا کہ یہاں عرب مسلمانوں کی اقلیت مسلط ہے۔ مغرب نے ساری صورت حال کا بخوبی علم ہونے کے باوجود عیسائی قبائل کی اس ہرزہ سرائی کو عالمی میڈیا میں اچھالنا شروع کردیا اور دوسری طرف سوڈان کے باغیوں کو ہر طرف سے بے پناہ مالی و عسکری امداد مہیا کرنا شروع کی۔ اس سے استعمار کو سوڈان میں نقب لگانے کا نیا راستہ میسر آ گیا۔ سوڈان کے خلاف اس سازش کو دوام بخشنے کے لیے جو دوسرا راستہ اختیار کیا گیا، وہ سوڈان کی اسلامی حکومت اور اسلامی تشخص کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ تھا جس میں الزام عائد کیا گیا کہ سوڈان میں انسانوں کی تجارت کی جاتی ہے دہشت گردوں کو نہ صرف پناہ ملتی ہے بلکہ یہاں سے دہشت گردی کی کارروائیوں کے لیے امداد بھی مہیا کی جاتی ہے اور اقلیتوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس گھناؤنے منصوبے میں یورپ کی جس مشنری تنظیم نے سب سے زیادہ خوفناک کردار ادا کیا اس کا نام ''انٹرنیشنل کرسچین سولیڈیرٹی'' ہے۔ اس کا صدر دفتر جنیوا میں واقع ہے۔ یورپ کی یہ عیسائی مشنری تنظیم کئی حوالوں سے مشکوک خیال کی جاتی ہے۔ اس کے اہداف میں صیہونی مقاصد کی تکمیل شامل ہے۔ جس میں اس وقت سرفہرست سوڈان کو ٹکڑوں میں تقسیم کرکے اسے چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کرنا ہے کیونکہ افریقہ کے اس خطے میں جہاں جغرافیائی طور پر سوڈان واقع ہے، یہ ملک اسلام اور عرب تشخص کے ضمن میں پُل کا کام دیتا ہے۔ جس کا اثر رسوخ افریقہ کے جنوبی صحرا تک پھیلا ہوا ہے۔ یوں یہ مغرب کے اسٹریٹجک مفادات کی راہ میں پتھر ہے۔ لیکن صد شکر کہ صدر عمر البشیر نے اکیس برس طویل اس سازش کو کمال فراست اور ایثار سے ناکام بنا دیا ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ سوڈان جو کہ مہدی سوڈانی کا دیس ہے، اب نہ صرف امن و آشتی کا گہوارہ ہوگا بلکہ افریقہ کے

مقدر میں کئی سو برس کی بھوک اور ننگ کو دور کرنے کا باعث بھی بن سکے گا۔ پڑھنے والے حیران ہوں گے کہ مشرقی ایشیائی ملکوں میں آنے والے سمندری طوفان سونامی نے ڈھائی سوافراد کو نگل لیا تو دنیا کی چیخیں نکل گئیں مگر برِّ اعظم افریقہ میں ہر سال پینے کا صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے سات لاکھ انسان بے موت مارے جاتے ہیں۔ بھوک اور دیگر عوارض سے مرنے والوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ آج کی مہذب دنیا میں سکرین پر نظر آنے والے افریقہ میں کالے غلاموں کی تجارت اگر نظر نہیں آتی تو یہ کوئی بڑی بات نہیں کیونکہ افریقہ میں بسنے والے کالے انسانوں کو ہر اعتبار سے غلام رکھنے کی سوچ ہر اعتبار سے زندہ اور توانا ہے۔ دنیا کو امن اور جمہوریت سے آراستہ کرنے والا مغرب اس ساری فلم کا ولن ہے۔ نہ جانے کب نائجیریا، ایتھوپیا، نائجر، یوگنڈا، کینیا، سوڈان اور دیگر افریقی مما لک استعماری ایجنٹوں کی غلامی سے نکل کر سیر ہو کے دووقت کی روٹی کھا سکیں گے اور چین کی نیند سو سکیں گے۔ سوڈان نے تو اچھی سمت میں عمدہ سفر کا آغاز کر دیا ہے' باقیوں کی دیکھیں کب سنی جاتی ہے۔

ہم گزشتہ دنوں ایتھوپیا میں ہونے والی افریقی یونین کی کانفرنس کے اس مطالبے کو جائز اور برحق سمجھتے ہیں کہ سلامتی کونسل میں برِّ اعظم افریقہ کو مشترکہ طور پر ایک مستقل نشست دی جائے۔ اور تمام غریب اور بھوک سے نڈھال افریقی مما لک کے قرضے معاف کر کے اس خطے کی عوام کو جینے دیا جائے۔

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

0641-462501
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان